فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم:- بدھ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ - ۲۴ احسان ۱۳۴۹ ہش - ۲۴ جون ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۴۳

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۲۳ احسان - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام طبیعت تو اچھی ہے لیکن گرمی کا کچھ اثر ہے۔ احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

● لاہور - مکرم مرزا شمیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ابن محترم جناب مرزا رشید احمد صاحب دل کے حملہ کے بعد خون کے انفیکشن کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ طبیعت تاحال بہت زیادہ ناساز ہے۔ علاج کی غرض سے انہیں ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے انہیں صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور عمرِ دراز سے نوازے۔ آمین۔

● مکرم خواجہ عبدالقیوم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر (جمیل لاج ربوہ) کچھ عرصہ سے صاحبِ فراش ہیں۔ گو پہلے کی نسبت افاقہ ہے مگر نقاہت بہت زیادہ ہے۔ احباب صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

(قمر الدین مولوی فاضل ربوہ)

● کراچی (بذریعہ ڈاک) مکرم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب لکھنوی مطلع فرماتے ہیں کہ ان کی صاحبزادی حمیرا صاحبہ جو پانچ بچوں کی والدہ ہیں آجکل شدید بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا ہے۔ احبابِ جماعت دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کامیاب آپریشن کے بعد انہیں صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور عمرِ دراز سے نوازے۔

نیز مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف خود بھی گزشتہ ماہ بہت بیمار رہے ہیں۔ گو پہلے سے افاقہ ہے لیکن ضعف تاحال بہت ہے۔ احباب آپ کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے بھی دعا کریں۔

● خاکسار عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب جماعت صحتِ کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔

(علیم الدین قمر چک ۳۰/۱۱-ایل ضلع ساہیوال)

کوالیفائڈ ٹائپسٹ کی ضرورت

ایک ایم۔اے یا بی۔اے کوالیفائڈ ٹائپسٹ کی ضرورت ہے خواہش مند اپنے امیر یا صدر کی تصدیق کے ساتھ درخواست جلد پرائیویٹ سیکرٹری کے نام بھجوا دیں۔ تنخواہ حسبِ لیاقت دی جائے گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک میں

پاکستانی جماعتوں کی طرف سے مالی قربانی کا شاندار مظاہرہ

اپنے آقا ایدہ اللہ کے ۸ دن کے اندر اندر ۱۰ لاکھ روپے کے وعدہ جات کی پیشکش

اب تک ایک لاکھ روپے نقد وصول ہو کر مرکز میں پہنچ چکے ہیں۔ وعدہ جات اور رقوم کی ترسیل برابر جاری ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کی دی ہوئی توفیق سے مخلصینِ جماعت نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک میں شمولیت سے متعلق اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے مالی قربانیاں پیش کرنے کی ایک اور درخشندہ مثال قائم کر دکھائی ہے۔ ۱۲ ماہِ احسان (جون) کو حضور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ میں نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے لئے مالی قربانیاں پیش کرنے کی تحریک فرمائی تھی۔ یہ تحریک اس کے دو روز بعد الفضل میں اشاعت پذیر ہو کر جماعتوں میں پہنچنی شروع ہوئی۔ جوں جوں حضور کی آواز احبابِ جماعت تک پہنچتی جا رہی ہے احباب حضور ایدہ اللہ کی آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے حسبِ استطاعت اپنے وعدے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ چنانچہ ۲۲ ماہ احسان (جون) تک مرکز میں پہنچنے والے وعدوں کی مقدار ۹ لاکھ ۹۵ ہزار پانچ سو روپے (۹،۹۵،۵۰۰) ہو چکی ہے جن میں سے ۹۱ ہزار دو سو پچاس روپے (۹۱،۲۵۰) نقد وصول ہو کر مرکز میں پہنچ چکے ہیں۔ ابھی جماعتوں میں وعدہ جات اور نقد رقوم کی وصولی برابر جاری ہے اور بفضلہ تعالیٰ وعدہ جات اور نقد وصولی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس مبارک تحریک کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:-

"اللہ تعالیٰ نے بڑی شدت سے میرے دل میں یہ ڈالا ہے کہ تُو دین کی عظمت کے لئے جماعت سے قربانیاں مانگ وہ قربانی دے گی"۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس وعدہ کو بڑی شان سے پورا کر رہا ہے اور کوئی دن ایسا نہیں چڑھتا جب یہ وعدہ پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ پورا نہ ہوتا ہو۔

بایں ہمہ ابھی مقررہ حد تک پہنچنے کے لئے بہت کچھ جدوجہد کی ضرورت ہے۔ بالخصوص دیہاتی جماعتوں کے صدر صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس وقت کو غنیمت جانیں اور ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر اپنی اپنی جماعتوں کے وعدہ جات کی فہرستیں جلد از جلد مرتب کر کے مرکز میں ارسال فرمائیں اور ساتھ کے ساتھ وصولی فرما کر نقد رقوم بھی مرکز میں بھجوانے کا انتظام کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور اپنے فضل سے آپ کو بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر خود ہی ثوابِ دارین سے نوازے۔ آمین اللھم آمین۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا ✣ بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

سمیع اللہ سیال

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ۔ ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ احسان ۱۳۴۹ ہش

اسلام اور سیاست

ماہنامہ "البلاغ" کراچی جولائی ۱۹۷۰ء میں جناب ایڈیٹر صاحب کی طرف سے ایک فاضلانہ مقالہ بطور اداریہ "جدا ہو دیں سیاست سے ....." کے زیرِ عنوان شائع ہوا ہے۔ ہم یہ اداریہ بشکریہ الفضل کی اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ نقل کر رہے ہیں۔ اس اداریہ میں فاضل ایڈیٹر نے نہایت وضاحت سے اسلام میں سیاست کا مقام متعین کیا ہے اور بتایا ہے کہ اس مسئلہ میں نہ صرف افراط و تفریط سے کیا نقصان دین کو پہنچ سکتا ہے بلکہ یہ بھی بتلایا ہے کہ اس سے واقعی نقصان پہنچا ہے۔ چنانچہ مدیر محترم شروع ہی میں لکھتے ہیں:۔

"دین اور سیاست کے درمیان کیا رشتہ ہے؟۔ یہ مسئلہ بھی بہت سے دوسرے مسائل کی طرح افراط و تفریط کا شکار رہا ہے، ہمارے معاشرے میں ایک طبقہ وہ ہے جو سیاست کو ایک شجرۂ ممنوعہ سمجھتا ہے اور دیندار مسلمانوں، بالخصوص علماء کے لئے سیاست میں حصہ لینا اس کے نزدیک ایک اخلاقی جرم کی حیثیت رکھتا ہے، اس طبقے کا خیال یہ ہے کہ سیاست کا میدان دینداروں کے لئے بنایا ہی نہیں گیا، لہذا جب کوئی شخص اس میدان میں قدم رکھتا ہے تو گویا وہ اپنی دینداری کو خیرباد کہہ دیتا ہے۔

دوسری طرف ایک طبقہ ایسا بھی ہے جس کے ذہن میں دین نام ہی سیاست کا ہے، اس کے نزدیک اسلام کا سب سے اعلےٰ مقصد ہی یہ ہے کہ وہ سیاسی قوت حاصل کر کے دنیا میں نیکیاں پھیلائے اور برائیوں کا استیصال کرے، اور چونکہ یہ مقصد اس کی نظر میں اسلام کا سب سے اعلےٰ مقصد ہے اِس لئے اس کے حصول کے لئے دین کے بعض جزوی اور فروعی احکام کی قربانی دے دینے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں اور اس اعلیٰ مقصد کو نیک نیتی کے ساتھ پیشِ نظر رکھتے ہوئے کوئی ایسا طریقِ کار بھی اختیار کیا جا سکتا ہے جس میں دین کے بعض جزوی احکام کی رعایت نہ رکھی گئی ہو۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں نقطۂ نظر افراط اور غلو پر مبنی ہیں۔ سیاست نہ تو اسلام میں کوئی ایسی نجس چیز ہے جسے چھو کر آدمی ناپاک ہو جاتا ہو، اور نہ وہ دین کا اصل مقصد و منتہا ہے جس پر دوسرے احکام کو قربان کیا جا سکے، بلکہ اسلام کے دوسرے شعبوں کی طرح وہ بھی ایک شعبہ ہے جسے دین کے دوسرے اجزاء سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

("البلاغ" جولائی ۱۹۷۰ء صفحہ ۳،۴)

اِس سے بھی بڑھ کر آپ نے یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ اگر کوئی حقیقی مسلمان سیاست میں داخل ہو بھی تو اس کو بہرحال یہ کام اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی خوشنودی کے پیشِ نظر کرنا چاہیئے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہاں جو لوگ اسلام کے نام پر سیاست کے میدان میں داخل ہوں، انہیں یہ بات ہر قدم پر یاد رکھنی چاہیئے کہ مسلمان کی سیاست دوسروں کی سیاست سے بہت مختلف ہوتی ہے، ایک سچا مسلمان اقتدار اور جاہ و منصب کے لالچ کی وجہ سے اس کوچے میں قدم نہیں رکھتا بلکہ اس کا مقصد محض رضاءِ الٰہی کا حصول ہوتا ہے، وہ سیاست میں اس بناء پر داخل نہیں ہوتا کہ اسے ہر قیمت پر اقتدار تک پہنچنا ہے بلکہ وہ صرف اِس لئے اِس میدان میں آتا ہے کہ اسے دینِ حق کی سربلندی کے لئے ہر ممکن جدوجہد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لہذا وہ اپنی سیاسی سرگرمیوں میں صرف وہی طریقِ کار اختیار کر سکتا ہے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو پسند ہو، اس کا کام صرف جائز حدود میں رہ کر جدوجہد کرنا ہے، اگر وہ جائز جدوجہد کرنے کے باوجود منزل تک نہ بھی پہنچ پائے تب بھی کامیاب ہے، اور اگر ناجائز سیاسی ہتھکنڈے استعمال کر کے کامیاب بھی ہو جائے تب بھی ناکام ہے۔

جن لوگوں نے نیک نیتی کے ساتھ صرف اسلام ہی کے لئے سیاست میں قدم رکھا ان میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے جو حکومت اپنی کسی ذاتی منفعت کے لئے حاصل نہیں کرنا چاہتے بلکہ وہ صرف اس لئے اقتدار میں آنا چاہتے ہیں تاکہ ملک میں اسلام کو عملاً نافذ کریں۔ ظاہر ہے کہ اگر طلبِ اقتدار کے پیچھے یہی مبارک جذبہ کارفرما ہو تو طلبِ اقتدار بھی کوئی مذموم چیز نہیں رہتی، قابلِ تعریف چیز بن جاتی ہے، لہذا جو لوگ اسلام کے لئے سیاسی کام کرنے والوں کو محض سیاست کے میدان میں نکل آنے کی وجہ سے اقتدار طلبی کا طعنہ دیتے ہیں وہ ایک ہمہ گیر نظامِ زندگی کی حیثیت سے اسلام کی رُوح سے ناواقف ہیں۔" (ایضاً)

ہم نے یہ دو طویل اقتباس اس لئے یہاں نقل کئے ہیں تاکہ اسلامی سیاست اور آجکل کی میکیاویلی سیاست کی تفریق معلوم ہو جائے۔ ظاہر ہے کہ جو کام بھی خدا و رسول کی خوشنودی کے لئے ایک مسلمان کرتا ہے اس میں نفسانیت کا شائبہ بھی اس کو خطرناک بنا دیتا ہے اور انسان چاہِ ذلالت میں گر جاتا ہے۔ اسلامی سیاست کی خصوصیت چند لفظوں میں یہ ہے کہ دشمنوں کے ساتھ بھی عدل و انصاف سے پیش آیا جاوے۔ چنانچہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ٥

ترجمہ:۔ اے ایماندارو! تم انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ کیلئے ایستادہ ہو جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کرو وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے یقیناً آگاہ ہے۔"

قرآنِ کریم میں دشمنوں کے ساتھ سلوک کے متعلق اور جگہ بھی سخت تاکید فرمائی گئی ہے اور نہایت وضاحت سے بتایا گیا ہے کہ محض دشمنی کی وجہ سے کسی سے بے انصافی نہیں ہونی چاہیئے۔ اب اسلامی سیاست کا یہ ایک ایسا معیار ہے جس کو قائم رکھنا خاص عباد اللہ کا ہی کام ہے۔

(باقی)

درخواستِ دعا

خاکسار کے والد اور والدہ موضع گوئی تحصیل کوٹلی ضلع میرپور آزاد کشمیر میں بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔

محمد حسین مختار
سیکرٹری اصلاح و ارشاد حلقہ ماڈرن روڈ کراچی

ایک قابل توجہ مسئلہ

جنازوں کے ساتھ عورتوں کو قبرستان میں نہ جانا چاہیئے

تدفین کے وقت چھوٹے بچوں کا موجود ہونا بھی مناسب نہیں

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

اسلامی شریعت میں ہر امر کے بارے میں ہدایت موجود ہے۔ زندگی میں اور زندگی کے بعد ہر پیش آمدہ صورت کے لئے رہنمائی دیدی گئی ہے۔ ان احکام میں انسانی طبائع کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔ اسلام نے مومنوں کے جنازہ کے بارے میں یہ تاکید فرمائی کہ ہر مرنے والے مومن کا یہ حق ہے کہ مسلمان اس کا جنازہ پڑھیں۔ فقہی اصطلاح میں جنازہ پڑھنا فرض کفایہ ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ اگر کچھ مسلمان جنازہ کی نماز پڑھ لیں تو یہ فرض ادا ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی بھی نہ پڑھے تو سب مسلمان گنہگار قرار پاتے ہیں۔

اسلام میں جنازہ پڑھنا اور جنازہ کے ساتھ قبرستان جانا اور مرنے والے کی تدفین میں شریک ہونا بڑے ثواب کا کام ہے حدیث نبویؐ میں جنازہ کے ثواب کو ایک قیراط کے برابر بتلایا گیا ہے اور جنازہ پڑھنے والا اگر تدفین میں بھی شریک ہو تو اُسے دو قیراط کا اجر ملتا ہے۔ حدیث میں مذکور ہے کہ قیراط کا اندازہ اُحد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ترغیب دی ہے کہ وہ حتی الامکان جنازہ کے ساتھ قبرستان جائیں اور تدفین میں شریک ہوں۔ اسے مرنے والے کا حق قرار دیا گیا ہے۔

عورتیں چونکہ طبیعت کے لحاظ سے نازک اور کمزور ہوتی ہیں اسلئے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے یہ ہدایت فرمائی ہے کہ وہ جنازوں کے ساتھ قبرستان نہ جایا کریں۔ ان کے لئے یہی بہتر ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت اُمّ عطیہؓ سے مروی ہے:-

نُهِيْنَا عَنْ اِتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ
وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا (البخاری)

کہ ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے روکا گیا لیکن اس بارے میں کوئی خاص تشدد نہ کیا گیا۔

اس حدیث کی بناء پر علماء مثلاً امام القرطبی نے اس حکم کو تنزیہی نہی قرار دیا ہے۔ جمہور علماء کا یہی خیال ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ کہتے ہیں لا ینبغی ذلک۔ کہ عورتوں کو جنازوں کے ساتھ نہیں جانا چاہیئے۔ (حاشیہ صحیح البخاری)

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے:-

"نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تتبع جنازة معها رانّة رواه احمد وابن ماجة۔"
(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۵۲)

کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جنازہ کے ساتھ جانے سے منع فرمایا جس کے ساتھ باآوازِ بلند رونے والی عورت جا رہی ہو۔

بعض علماء نے جنازہ کے علاوہ عام حالات میں بھی عورتوں کے قبرستان میں جانے کو ناپسند کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں:-

"انما كره زيارة القبور للنساء لقلة صبرهن وكثرة جزعهن"

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے قبرستان میں جانے کو اسلئے ناپسند فرمایا ہے کہ ان میں قوتِ برداشت کم ہوتی ہے اور وہ جزع فزع زیادہ کرتی ہیں (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۵۴)

ایک اَور امر بھی احادیث سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء میں قبروں کی زیارت سے مردوں اور عورتوں سب کو منع فرما دیا تھا تا کہ شرک وغیرہ سے کلی اجتناب ہو جائے۔ پھر حضورؐ نے فرمایا۔

نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها (صحیح مسلم بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۱۵۴)

کہ میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے روکا تھا اب تم زیارت کر سکتے ہو۔ اس سے موت یاد آتی ہے۔

اِس ارشادِ نبویؐ کے بارے میں بعض شارحین حدیث کا قول ہے کہ یہ اجازت صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کو جو روکا گیا تھا وہ بدستور قائم ہے (شرح مسلم۔ کتاب الجنائز) بعض علماء کا خیال ہے کہ اس اجازت میں عورتیں بھی شامل ہیں وہ بھی قبروں پر دعا اور عبرت کے لئے جا سکتی ہیں۔

اِن احادیث نبویہؐ سے یہ بات بہرحال عیاں ہے کہ عام حالات میں بھی عورتوں کا قبروں پر جانا زیادہ پسندیدہ نہیں اور جنازوں کے ساتھ جانا تو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

یہ ارشادِ نبوی درحقیقت عام طور پر عورتوں کی طبیعت کی کمزوری کی بناء پر ہے۔ جنازہ کے موقعہ پر جذبات میں غیر معمولی رقت ہوتی ہے اور دفن کے وقت بالخصوص رشتہ داروں کی خاص کیفیت ہوتی ہے۔ اس موقعہ پر اگر عورتیں موجود ہوں تو ان کے بے قابو ہو جانے کا غالب امکان ہوتا ہے اس سے ان کی صحت پر بھی بُرا اثر پڑتا ہے۔ ہمارا مشاہدہ ہے کہ بعض دفعہ باہر سے آنے والے جنازوں کے ساتھ بعض مستورات آگئی ہیں اور وہ تدفین کے موقعہ پر بہشتی مقبرہ میں بھی پہنچ گئیں تو ان میں سے بعض پر غشی طاری ہو جاتی رہی ہے جس سے بڑی دقت پیدا ہو جاتی ہے اور بعض دفعہ عورتیں باآواز بلند واویلا کرنے لگ جاتی ہیں۔ یہ ساری صورتیں اسلام کی روح اور اس کے منشاء کے خلاف ہیں۔ اسلام ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ فوت ہونے والے کے غم میں وارث اپنے آپ کو ہلاک کر لیں۔ اس نے فطرت کے مطابق رنج اور افسوس کو ضرور جائز رکھا ہے یہ طبعی امر ہے مگر اس کے لئے حدود مقرر فرما دی ہیں۔ اسلامی نقطۂ نگاہ سے موت ایک جہان سے دوسرے جہان میں انتقال کا نام ہے۔ زندگی کے بعد مسلسل زندگی ہے۔ گویا ایک مکان سے دوسرے مکان میں جانے کو موت کہا گیا ہے۔ جو پیچھے زندہ ہیں وہ سب بھی جلد یا بدیر چند سال میں اسی راہ پر گزر کر فوت ہونے والے سے ملنے والے ہیں اسلئے اسلام نے صبر کی تلقین کی ہے اور جزع فزع سے منع فرمایا ہے۔ مگر انسان اپنی طبعی کمزوری اور فطرت کے مطابق اس عارضی جدائی کو بھی بہت محسوس کرتا ہے۔ اسلام اس احساس سے نہیں روکتا مگر اسے مستقل جسمانی نقصان کا موجب بنانے سے منع فرماتا ہے۔

اسی حکمت کے ماتحت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستورات کو جنازوں کے ساتھ جانے سے منع فرمایا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ بعض دفعہ چھوٹے بچے جنازہ کے ساتھ چلے جاتے تھے اور تدفین کے وقت قبر میں جھانکتے تھے تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ان کے باپ یا نگران کو ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ان کو روکو۔ آپ بچوں کے جنازہ کے ساتھ آنے کو بھی پسند نہ فرماتے تھے۔ حضورؓ نے کئی بار فرمایا کہ بعض دفعہ چھوٹے بچوں کو ایسے منظر سے ایسا صدمہ پہنچ جاتا ہے کہ وہ مستقل طور پر کسی بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں۔

پس مناسب یہی ہے کہ جنازوں کے ساتھ مستورات بالکل قبرستان نہ جائیں اور حتی الامکان چھوٹے بچوں کو بھی نہ جانے دیا جائے ہر کام کے اہل لوگ ہوتے ہیں۔ یہ کام نوجوانوں اور صحت مند مردوں کا ہے یہ فرض ان کو ہی بجا لانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سب پر فضل نازل کرے۔ آمین

وقفِ جدید کے زیرِ انتظام "غیر مسلموں میں تبلیغ" کیلئے

ایک معزز خاتون کا قابلِ قدر ایثار

خاکسار کی طرف سے یہ تحریک ہوئی تھی کہ علاقہ نگر پارکر (سندھ) میں اسوقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ایک درجن کے قریب معلمین قرآن مجید کی اشاعت اور اسکی تعلیم کے کام میں شب و روز منہمک ہیں اور ہمیں ضرورت ہے کہ ایسے دوست آگے آئیں جو صرف -/۵۰ روپے ادا فرما کر ان مراکز کے استحکام کے لئے کوشش کریں نتیجۃً بعض دوستوں نے مستقل طور پر ۵۰/- روپے سالانہ ادا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اور اسی سلسلہ میں سیالکوٹ کی ایک معزز بہن بیگم صاحبہ میجر منیر احمد صاحب شہید نے نہ صرف یکصد -/۱۰۰ روپیہ اسی وقت ادا فرمایا بلکہ ایک سال بھر کا خرچ۔ مبلغ -/۱۲۰۰ روپیہ بھی ادا فرمایا۔ تا کہ ان کے نامور شوہر اور قابلِ قدر والد مرحوم کی روحوں کو ثواب پہنچتا رہے۔ آپ نے اپنے نوازش نامے میں تحریر فرمایا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو وہ آئندہ سال بھی یہ سلسلہ جاری رکھیں گی۔

ایسی معزز اور قابلِ قدر ایثار کرنے والی خواتین خود اسلام کی حقانیت اور اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں کا زندہ ثبوت ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ اپنے فضلوں اور رحمتوں کی آغوش میں رکھے اور اُن کے بچوں کو اسلام اور وطن کی خاطر نیرِ تاباں بنائے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

قسط ۳

مغربی افریقہ کے مختلف ممالک میں

جماعت احمدیہ کے ذریعے تبلیغ اسلام کا آغاز اور اسلام کی روز افزوں ترقی کا مختصر تذکرہ

(مکرم محمد شفیق صاحب قیصر واقفِ زندگی - ربوہ)

گیمبیا

گیمبیا کا ملک مغربی افریقہ کا غالباً سب سے پہلا ملک ہے جو برطانوی استعمار کے نیچے آیا اور ۱۹۶۵ء میں سب سے آخر میں اسی ملک سے یہ استعماری طاقت ہمیشہ کے لئے رخصت ہوئی۔

یہ ملک اِس ملک میں بہنے والے دریا کی وجہ سے "دی گیمبیا" کے نام سے موسوم ہے۔ اس ملک کا دارالحکومت باتھرسٹ ہے۔

گیمبیا میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ لیکن مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت تعلیم سے بے بہرہ ہے اور اسلام کے محض نام سے آشنا ہیں۔ مقامی علماء جن کو "الفا" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے نے عوام کی جہالت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تعویذ گنڈے کو بہت رواج دیا ہے۔ ہر مرض کے لئے تعویذ دیتے ہیں اور اس کے عوض کافی معاوضہ طلب کرتے ہیں۔

گیمبیا میں پیغامِ احمدیت کیسے پہنچا

گیمبیا میں باقاعدہ مشن کا آغاز تو ۱۹۶۱ء میں ہوا لیکن اس سے پہلے بھی یہاں احمدیت کا پیغام پہنچ چکا تھا۔ اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ ۱۹۵۴ء میں گیمبیا کی حکومت نے ایک استانی کو اپنے وظیفہ پر سیرالیون ٹیچرز ٹریننگ کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھجوایا۔ کرسمس کے ایام میں اس نے فری ٹاؤن سے اسلامی نماز کا انگریزی نسخہ جو حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ آف سکندرآباد دکن کا شائع کردہ تھا خرید کر گیمبیا کے دارالحکومت باتھرسٹ میں اپنے ایک عزیز کو بطور تحفہ بھجوایا۔ جس شخص کو یہ کتاب پہنچی اس کے ایک دوست کی نظر اس پر پڑی اور وہ ان صاحب سے یہ کتاب مطالعہ کے لئے مستعار لے آئے۔ ان صاحب کا نام LAMIN - W - NJIE تھا۔ موصوف کے والد عربی زبان کے عالم اور دین دار تھے مگر ان کو اسلام کا واجبی علم تھا اس کتاب کے مطالعہ سے ان کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اسلام کے متعلق مزید معلومات حاصل کی جائیں۔

اس کتاب پر احمدیہ مسلم مشن لیگوس (نائیجیریا) کی مُہر تھی۔ انہوں نے نائیجیریا مشن کو خط لکھا کہ مجھے اسلام سے متعلق لٹریچر بھجوایا جائے۔ جب ان کی یہ درخواست مکرم محترم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی (جو اس وقت مغربی افریقہ کے رئیس التبلیغ تھے) کی خدمت میں پہنچی تو آپ نے انہیں مناسب لٹریچر بھجوایا جس میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے شائع کردہ ترجمۂ قرآن کریم انگریزی کا پہلا پارہ بھی تھا۔

لٹریچر کے مطالعہ اور سیفی صاحب کے ساتھ خط و کتابت کے نتیجہ میں Laimin W. Njie صاحب کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق بخشی اور اب ان کے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ اپنے اہل وطن کو بھی اس صداقت سے روشناس کرایا جائے۔ چنانچہ انہوں نے مکرم سیفی صاحب سے تفصیل سے گیمبیا کے حالات تحریر کرتے ہوئے درخواست کی کہ آپ اس ملک کا دورہ فرمائیں۔ آپ نے حکومتِ گیمبیا سے دورہ کی اجازت مانگی مگر حکومت نے VISA دینے سے انکار کر دیا۔

آخر انہیں یہ مشورہ دیا گیا کہ گیمبیا کے مسلمان خود حکومت سے اس ملک میں احمدیہ مشن کھولنے کی اجازت حاصل کریں۔ چنانچہ حکومت سے درخواست کی گئی کہ احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا کو گیمبیا میں احمدیہ مسلم مشن کھولنے کی اجازت دی جائے۔ حکومت نے بغرض مشورہ یہ درخواست باتھرسٹ کے چیف امام کو بھجوائی مگر اس نے عیسائیوں کے ساتھ مل کر اس کی سخت مخالفت کی اور حکومت نے بھی اس بناء پر انکار کر دیا۔ لیکن احمدی احباب مایوس نہ ہوئے انہوں نے اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ اسی اثناء میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کے ارشاد پر مکرم سیفی صاحب نے نائیجیریا کے ایک مخلص افریقن احمدی Mr. H. SANYOLU کو گیمبیا بھجوایا۔ انہوں نے یہاں چھ ماہ تک قیام کیا اور احمدیہ مشن کے لئے رائے عامہ کو ہموار کرنے کے لئے بہت محنت سے کام کیا۔ ان کے بعد مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے جبریل سعید صاحب کو غانا سے گیمبیا بھجوا دیا۔ انہوں نے بھی بڑی محنت اور جانفشانی سے تبلیغ کا کام کیا اور جماعت کو منظم کیا۔ اس کے ساتھ مشن کے قیام کے لئے بھی کوششیں جاری رہیں۔ آخر ۱۹۶۱ء میں حکومت کی طرف سے احمدیہ مشن کے قیام کی منظوری مل گئی۔ چنانچہ مکرم چودھری محمد شریف صاحب کو امیر و مبلغ انچارج بنا کر یہاں بھجوایا گیا۔ آپ جب اس ملک میں پہنچے تو رمضان المبارک کے ایام تھے۔ آپ نے تدریس القرآن کے نام سے ایک کلاس جاری فرمائی جس میں طلبہ کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانا شروع کر دیا اور ساتھ ہی ترجمہ سکھانے کا انتظام بھی کیا۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے باتھرسٹ شہر کے مختلف محلوں میں تقاریر کا ایک سلسلہ شروع کر کے گھر گھر تک احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اس طرح ایک قلیل مدت میں مخلص اور مضبوط جماعت قائم ہو گئی جس میں الحاج سر ایف۔ ایم سنگھاٹے سابق گورنر جنرل گیمبیا بھی شامل ہیں جو مولانا محمد شریف صاحب کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوئے۔ آپ ۱۹۶۵ء میں اس ملک کے پہلے گورنر جنرل مقرر ہوئے۔ ان ایام میں گیمبیا میں مبلغ انچارج مکرم مولانا غلام احمد صاحب فاضل تھے۔ آپ نے گیمبیا کے یوم آزادی کی تقریبات میں شرکت کی اور تلاوتِ قرآن پاک سے اس تقریب کا افتتاح ہوا۔

مکرم چودھری محمد شریف صاحب فاضل کے علاوہ مکرم مولانا غلام احمد صاحب فاضل، چودھری داؤد احمد حنیف صاحب کو بھی اس ملک میں خدمتِ دین کا موقعہ ملا ہے۔ چودھری محمد شریف صاحب کے دوبارہ گیمبیا تشریف لے جانے کے بعد آجکل آپ کے ساتھ اقبال احمد صاحب شاہد سابق مبلغ سیرالیون اور مرزا محمد اقبال صاحب بھی تبلیغِ دین کے فریضہ میں مصروف ہیں۔

محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب کے ذریعہ پہلا میڈیکل مشن اس ملک میں قائم کیا گیا ہے جو بلا تمیز مذہب و ملت خدمتِ خلق کا اہم فریضہ سر انجام دے رہا ہے۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب کی محنت اور کوشش سے یہ میڈیکل مشن بہت کامیابی سے چل رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کے دوران ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کی ناسازیٔ طبع کے باعث آپ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا طبی مشیر ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔

جماعت احمدیہ کا مشن مسلمانوں کی تعلیمی خدمات بھی سر انجام دے رہا ہے۔ سیکنڈری سکول کے لئے پلاٹ حاصل کر لیا گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستِ مبارک سے ۲ مئی ۱۹۷۰ء کو باتھرسٹ میں ایک مسجد اور نصرت سیکنڈری سکول کا سنگ بنیاد نصب فرمایا ہے۔

(باقی)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک مددگار کارکن اور تین مالیوں کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ ماہوار -/۶۵ روپے دی جائیگی۔ ربوہ میں رہائش کے خواہشمند اپنی درخواست امیر مقامی کی سفارش کے ساتھ جلد بھجوائیں۔ اگر ربوہ میں موجود ہوں یا باہر سے ربوہ میں آئیں تو پرنسپل کالج سے دفتری اوقات میں انٹرویو کے لئے پہنچ جائیں۔ آمد و رفت کا خرچ امیدوار کا اپنا ہوگا۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ہفتہ تعلیم شروع ہو چکا ہے

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو ۱۹ جون تا ۲۶ جون ۱۹۷۰ء ہفتہ تعلیم منانے کے لئے ہدایات بھجوائی جا چکی ہیں۔

اب ہفتہ تعلیم شروع ہے اس لئے قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ پروگرام کو کامیاب بنانے میں پوری کوشش فرمائیں۔

مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

صاحبِ نصاب احباب و خواتین زکوٰۃ کی ادائیگی فرماویں۔ (ناظر بیت المال آمد)

انڈونیشیا کے سابق صدر ڈاکٹر احمد سوکارنو کے مختصر حالاتِ زندگی

انڈونیشیا کے سابق صدر ڈاکٹر احمد سوکارنو ۲۱ جون کی صبح کو جاکرتہ کے فوجی ہسپتال میں رحلت کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ وہ خون کے دباؤ اور گردوں کے مرض میں مبتلا تھے۔ انہیں گذشتہ منگل کو ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا۔ سوکارنو مرحوم آزاد انڈونیشیا کے بانی تھے۔ انہوں نے بیس برس تک اپنے ملک کی سربراہی کی۔ ۱۹۶۵ء میں ناکام کمیونسٹ انقلاب کے بعد فوج نے انہیں معزول کر دیا اور ۱۹۶۷ء میں انہوں نے اپنے تمام اختیارات جنرل سوہارتو کو منتقل کر دئے۔ ان کی باقی ماندہ زندگی جاکرتہ کے مضافات میں نظر بندی میں گذری۔

صدر سوکارنو ۱۹۰۱ میں مشرقی جاوا کے شہر سورابا جا میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد مدرس تھے۔ سکول میں احمد سوکارنو کا شمار کبھی ذہین طلباء میں نہیں ہوا۔ البتہ درختوں پر چڑھنے اور کھیل کود میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ اپنی خوبیوں کی بناء پر وہ اپنے ساتھیوں میں مقبول تھے۔ طالب علمی کے ایام میں انہیں ڈرائینگ اور ریاضی سے خاصی دلچسپی تھی۔ انہیں زبانیں سیکھنے کا بھی بڑا شوق تھا۔ چودہ برس کی عمر میں سورابا جا کے ایک ہائی سکول میں داخل ہوئے، جہاں عموماً ولندیزیوں کے بچے تعلیم پاتے تھے۔ اس سکول میں وہ پانچ برس تک رہے۔ یہیں سے ان کی سیاسی زندگی کی ابتداء ہوئی۔ ان ایام میں وہ شرا کت اسلام پارٹی (جو بعد میں انڈونیشی مسلمانوں کی متحدہ پارٹی کہلاتی ہے) کے بانی کرامی نوتو کے گھر رہتے تھے، یہیں انہیں اس وقت کے انڈونیشی رہنماؤں سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ انہیں ایام میں انڈونیشی نوجوانوں کی ایک جماعت منظم ہوئی، سوکارنو بھی اس میں شامل ہو گئے۔ اپنی خطیبانہ صلاحیتوں اور سیاسی سوجھ بوجھ کے سبب سے جلد ہی اس جماعت کے سرگرم ارکان میں شمار ہونے لگے وہ تمیا کے فرضی نام سے کرامی نوتو کے اخبار میں مضمون بھی لکھا کرتے تھے وہ انڈونیشی حالات کے حقیقت پسندانہ جائزوں کی حیثیت سے بہت پسند کئے جاتے۔ ۱۹۲۰ میں وہ سول انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بنڈونگ چلے گئے۔ یہاں آئے انہیں دو ماہ ہوئے تھے کہ کرامی نوتو گرفتار ہو گئے۔ انہوں نے کرامی نوتو کے اہل و عیال کی پرورش اپنے ذمے لے لی۔ کرامی نوتو کی رہائی کے بعد انہوں نے پڑھائی کا سلسلہ پھر سے شروع کیا۔ فرصت کے اوقات میں سیاسی کتابیں اور سوانحی ادب پڑھتے۔ ۱۹۲۵ء میں انہوں نے انجینئرنگ کی تعلیم مکمل کی لیکن یہ پیشہ اختیار کرنے کی بجائے سیاست میں حصہ لینے لگے، ۱۹۲۶ میں انہوں نے کچھ نوجوانوں سے مل کر ایک سٹڈی کلب قائم کیا۔ ۱۹۲۷ میں انہوں نے قوم پرست جماعت کی بنیاد ڈالی جس کا مقصد ولندیزی حکومت سے عدم تعاون کرنا تھا۔ ۱۹۲۸ء میں انہوں نے اس جماعت کا نام بدل کر انڈونیشی نیشنلسٹ پارٹی رکھا اور مکمل آزادی کو نصب العین قرار دیا۔ ولندیزی حکومت ان کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں سے پریشان تھی۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ آٹھ ماہ جیل میں رہے۔ اور جب انہیں مقدمہ چلانے کے لئے عدالت میں پیش کیا گیا تو انہوں نے وہ مشہور تقریر کی جو "انڈونیشیا تمہیں ملزم ٹھہراتا ہے" کے عنوان سے چھپی اور اسے قبول عام کی سند ملی اس مقدمے کے نتیجے میں انہیں چار سال قید کی سزا کا حکم سنایا گیا۔ بعد میں میعاد گھٹا کر دو برس کر دی گئی۔ رہائی کے بعد وہ انڈونیشی پارٹی "پارتندو" میں شامل ہو گئے اور پارٹی کی پہلی کانگریس میں اس کے صدر مقرر ہوئے ۱۹۳۳ء میں ایک مرتبہ پھر گرفتار ہوئے اور ایک دور افتادہ جزیرے فلاوس میں جلاوطن کر دئے گئے وہاں چار برس رکھے گئے۔

دوسری جنگ عالمگیر میں جاپانی فوجوں نے انڈونیشیا پر حملہ کر دیا اور ولندیزی حکمران انہیں آسٹریلیا لے جانے کی غرض سے پڈانگ لے آئے لیکن وہ کسی طرح بھاگ نکلے اور جاپانیوں کے آنے تک مغربی سماٹرا میں روپوش رہے۔ جاپان کے قبضے کے دوران انہوں نے فیصلہ کیا کہ کچھ لیڈر جاپان سے تعاون کریں۔ اور کچھ خفیہ رہ کر تحریک آزادی چلائیں۔ چنانچہ انہیں اور ڈاکٹر حتی کو پہلا کام سونپا گیا۔ انہوں نے جاپانیوں کو سیاسی مراعات دینے پر مجبور کیا۔ اگست ۱۹۴۵ء میں جب جاپانیوں نے ہتھیار ڈالے تو انڈونیشی رہنماؤں نے آزادی کا اعلان کر دیا اور ولندیزیوں کی واپسی کی سخت مزاحمت کی۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۴۹ء کو ڈاکٹر سوکارنو آزاد جمہوریہ انڈونیشیا کے پہلے صدر منتخب ہوئے۔ ۱۹۶۵ء تک وہ اسی منصب پر فائز رہے۔ اسی برس فوج نے انہیں معزول اقتدار کیا۔ صدر سوکارنو انڈونیشی عوام میں بے حد مقبولیت رکھتے تھے۔ لوگ محبت میں انہیں بڑا بھائی کہہ کر پکارتے تھے۔ زندگی کے آخری تین برس انہوں نے نظر بندی میں بسر کئے وہ طبعاً باغ و بہار شخص تھے۔ مگر آخری ایام میں وہ اداسی اور مایوسی کی تصویر تھے۔

(ماخوذ)

"اِک بار پڑھ کے دیکھو کشمیر کی کہانی"

(از الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے)

بمکرم جناب چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان کی تصنیف لطیف بعنوان "کشمیر کی کہانی"

پڑھ کر واردات قلبی

اک آئینہ حق ہے "کشمیر کی کہانی"
تحریر میں ہے جس کی دریا کی سی روانی
بے لوث خدمتوں کی اس میں ہے ترجمانی
ہر لفظ سے عیاں ہے راقم کی حق بیانی
اِک بار پڑھ کے دیکھو کشمیر کی کہانی

کتنی حقیقتوں پر پردے پڑے ہوئے تھے
ماضی کی ظلمتوں میں گوہر چھپے ہوئے تھے
ظاہر جو پٹ چکے تھے آگے رُکے ہوئے تھے
ابلاغِ حق سے اُن پر اب پھر گیا ہے پانی
اِک بار پڑھ کے دیکھو کشمیر کی کہانی

تائیدِ ایزدی سے دستِ ستم کو روکا
آئین کی حدوں میں سب کام کر دکھایا
ضربِ کلیم نے اِک فرعون کو جھنجھوڑا
قائم نہ رہ سکی پھر ظالم کی حکمرانی
اِک بار پڑھ کے دیکھو کشمیر کی کہانی

ممنون اہلِ حق میں اظہارِ حق ہوا ہے
اس آئینۂ حق سے اِک حق ادا ہوا ہے
راقم کے حق میں سب کا دستِ دعا اٹھا ہے
اجرِ عظیم اس کو دے یار لامکانی
اِک بار پڑھ کے دیکھو کشمیر کی کہانی

درخواست دعا: مکرم منشی عبد الغنی صاحب دار الرحمت غربی ربوہ ایک عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مجالس خدام الاحمدیہ ماہ ہجرت / مئی کا چندہ جلد ارسال کریں۔

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان وصایا اس امر کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۰۹۶

میں قدسیہ رابعہ بنت پروفیسر محمد ابراہیم صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الصدر غربی ب ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۰/۲/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے میں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے جیب خرچ ماہوار آمد ہے بہ تناسب اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- قدسیہ رابعہ

گواہ شد:- محمد حنیف بٹ دار الصدر غربی ب ربوہ

گواہ شد:- محمد زکریا داؤد فلائنگ آفیسر ابن محمد ابراہیم صاحب ناصر ربوہ

مسل نمبر ۲۰۰۹۷

میں محمد حسین بٹ ولد میاں احمد دین بٹ مرحوم قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈھوک کھبہ مکان ۸/۲۷ رکھ راولپنڈی حال کندیاں ضلع میانوالی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۰/۲/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے

میں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے ۳۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں بہ تناسب اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دیتی رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد:- محمد حسین بٹ مکان ۸۲۷ رکھ ڈھوک کھبہ راولپنڈی۔

گواہ شد:- عبد العزیز شاہد مربی سلسلہ میانوالی

گواہ شد:- عبد الرحمان صاحب صدر کندیاں ضلع میانوالی۔

مسل نمبر ۲۰۰۹۸

میں محمد عظیم قریشی ولد محمد شفیع قریشی قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۰/۲/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے

میں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۵۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ بہ تناسب اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد:- محمد عظیم قریشی ۱/۵ ہارڈنگ روڈ راولپنڈی پوسٹ بکس ۱۹۲ راولپنڈی۔

گواہ شد:- قاضی عبد السلام بھٹی دار الصدر غربی ب ربوہ

گواہ شد:- محمد شفیع

مسل نمبر ۲۰۰۹۹

میں عائشہ بیگم زوجہ منشی محمد صادق صاحب مختار حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب قوم ککے زئی پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۶۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۲ جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

حق مہر ۱۵۰۰/- روپے

نقد بی حق مہر ۸۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- عائشہ بی بی

گواہ شد:- منشی محمد صادق

گواہ شد:- رشید احمد خالد احمد نگر ضلع جھنگ

مسل نمبر ۲۱۰۰

میں عارفہ حلیم زوجہ میاں عبد الحلیم صاحب کوٹھی ۱۰۳ سی لاہور قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت ۲۲ رستمبر ۱۹۶۲ ساکن راولپنڈی کینٹ ضلع راولپنڈی حال ماڈل ٹاؤن کوٹھی ۱۰۳ سی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹/۱۱/۱۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

حق مہر ۵۰۰۰/- روپے زیورات طلائی مالیتی ۲۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے ۵۰/- روپے جیب خرچ خاوند کی طرف سے ماہوار آمد ہے میں بہ تناسب اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- عارفہ حلیم ایم اے

گواہ شد:- عبد الرشید تبسم ایم اے ۱۰۳ سی ماڈل ٹاؤن لاہور

گواہ شد نصیر احمد ناصر ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ

مسل نمبر ۲۱۰۰۱

میں لائقہ بیگم زوجہ چوہدری محمد الدین صاحب مجاہد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ اسلام پورہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپے

زیور مالیتی ۵۰/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے بطور جیب خرچ ماہوار آمد ہے۔ بہ تناسب اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد:- لائقہ بیگم

گواہ شد:- عطاء اللہ صدر جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ ضلع لائلپور۔

گواہ شد:- محمد الدین مجاہد خاوند موصیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ ضلع لائلپور

مسل نمبر ۱۹۹۴۹

میں بشریٰ مخدوم زوجہ یو اے مخدوم صاحب قوم ابڑ اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹/۱۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱- حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰/- روپیہ

۲- زیورات ۴ تولہ ۹ ماشہ ۴½ رتی مالیتی ۶۲۷۰/- روپیہ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- بشریٰ مخدوم

گواہ شد:- عبد الحق ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد ۱۹۶۷ء-۲/۶/۶

گواہ شد:- محمد بشیر چغتائی ولد روشن دین ۲/۱/۶-۷-۱۹۶۷ اسلام آباد

سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کرنے والی خواتین و ناصرات

قبل ازیں ۵۵۷۴ خواتین اور ۴۲۲ ناصرات کی طرف سے آیات شریفہ یاد کرنے کی اطلاع مل چکی ہے۔ اب مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے آیات یاد کرنے والیوں کی مزید اطلاع ملی ہے۔ اب خواتین کی کل تعداد ۶۸۰۴ اور ناصرات کی کل تعداد ۷۲۳ ہوگئی ہے اور ناصرات اور خواتین کی کل تعداد ۷۳۰۶ ہو گئی ہے۔

جن لجنات اور ناصرات کی طرف سے تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ان کے نام درج ذیل ہیں:-

نمبر شمار	لجنہ	خواتین	نمبر شمار	لجنہ	خواتین
۱ -	چک ۹۷ ضلع لائلپور	۷	۱۲-	ربوہ	۱۲۱
۲ -	کنگسٹن انگلینڈ	۱۴	۱۳-	گوجرانوالہ	۱
۳ -	چینی گوٹھ بہاولپور	۲	۱۴-	کھاریاں	۶۵
۴ -	جمال پور	۲	۱۵-	چک سکندر	۳۴
۵ -	سیالکوٹ	۸	۱۶-	حیدرآباد	۵
۶ -	لوہیروالہ	۱۱	۱۷-	راولپنڈی	۱۳
۷ -	گھٹیالیاں	۲	۱۸-	ساہیوال	۲۶
۸ -	اوچ شریف	۳	۱۹-	ملتان	۴
۹ -	کوئٹہ	۵۹	۲۰-	لائلپور	۵
۱۰ -	چک ۳۲ جنوبی	۳	۲۱-	خانپور	۳۷
۱۱ -	شریف منگلاں	۶		میزان	۴۳۰

نمبر شمار	ناصرات	تعداد ناصرات	نمبر شمار	ناصرات	تعداد ناصرات
۱ -	کوئٹہ	۱۳	۸-	ماریشس	۴۹
۲ -	چک ۳۲ جنوبی	۲	۹-	ساہیوال	۱۳
۳ -	چک ۹۷	۴	۱۰-	کنگسٹن انگلینڈ	۱۳
۴ -	لوہیروالہ	۳	۱۱-	چینی گوٹھ	۱
۵ -	مرشد بوچال	۱	۱۲-	گھٹیالیاں	۲۴
۶ -	دادکنیٹ	۴			
۷ -	گوجرخان	۲		میزان -	۱۳۰

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مصباح کے مکمل فائلوں کی ضرورت

لجنہ کی تاریخ لکھنے کے سلسلے میں مجھے مصباح کے ہجرت سے پہلے کے مکمل فائل کی ضرورت ہے۔ یعنی ۲۶ء سے ۴۷ء تک کے مکمل مصباح اگر کسی بہن بھائی کے پاس ہوں تو وہ بھجوا دیں جو قیمت وہ مانگیں گے دے دی جائے گی۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا بھتیجا مبشر احمد تقریباً دو ماہ سے پانی وارے دانے نکلنے کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ عزیزم کی بحالی صحت نیک اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (لطیف احمد شمس بی۔ ٹی کالج ربوہ)

۲۔ میرے چھوٹے بھائی مکرم شیخ محمود احمد صاحب مالک محمود کلاتھ ہاؤس بہاولنگر کا اپنڈے سائٹس کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن کامیاب رہا ہے ان کی مکمل صحتیابی کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (شیخ غلام احمد حبیب کراکری سٹور عیدگاہ روڈ بہاولنگر)

۳۔ میری والدہ صاحبہ مکرمہ عرصہ تین چار ماہ سے بیمار ہیں ہر ممکن علاج کروانے کے باوجود خاطر خواہ افاقہ محسوس نہیں ہو رہا۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (امۃ الحکیم انچارج دفتر مصباح لجنہ)

مریم گرلز مڈل سکول گھٹیالیاں کا نتیجہ

مریم گرلز مڈل سکول گھٹیالیاں جو کہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر نگرانی ہے۔ مڈل کے امتحان میں ۱۰ طالبات شامل ہوئیں جن میں سے ۷ طالبات خدا کے فضل سے کامیاب ہو گئی ہیں۔ ۳ طالبات نے سیکنڈ ڈویژن اور ۴ طالبات نے تھرڈ ڈویژن حاصل کی ہے۔ اس طرح نتیجہ کی شرح ۷۰٪ ہے تفصیلی نتیجہ حسب ذیل ہے:-

نمبر شمار	رول نمبر	نام طالبات	نمبر حاصل کردہ
۱	۱۴۵۴۲	بشریٰ عارف	۴۸۸
۲	۱۴۵۴۴	شفقت	۳۲۵
۳	۱۴۵۴۶	افتخار انور	۳۴۶
۴	۱۴۵۴۷	نسیم بشریٰ	۲۷۴
۵	۱۴۵۴۸	صفیہ بیگم	۴۱۳
۶	۱۴۵۵۰	جوزفین	۳۰۲
۷	۱۴۵۵۲	رضیہ بیگم	۴۵۸

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ)

خدام الاحمدیہ کے ہفتہ تعلیم کا چوتھا حصہ

مرکزی سالانہ امتحانات

قائدین مجالس ۱۹ جون تا ۲۶ جون ۷۰ء جو ہفتہ تعلیم منائیں گے اس کا ایک حصہ مرکزی سالانہ امتحانات ہیں اس سلسلہ میں قائدین کی مساعی حسب ذیل لائنوں پر ہونی چاہیئے۔

ا۔ ہر خادم کو آگاہ کیا جائے کہ امسال مرکزی امتحانات ۱۴ اگست ۱۹۷۰ء کو ہوں گے۔

ب۔ خدام کی ایک فہرست امتحان وار تیار کی جائے۔

ج۔ ہر خادم کو اپنے امتحان سے متعلقہ نصاب کا علم ہو۔

د۔ جو خدام اس سے قبل کسی مرکزی امتحان میں شریک نہیں ہوئے ان کو امسال مبتدی کے امتحان میں شامل ہونے کے لئے تیار کیا جائے۔

نوٹ:- ہر مجلس میں کم از کم نصف خدام مبتدی کے امتحان میں ضرور شریک ہوں۔

مبتدی کا نصاب حسب ذیل ہے:-

قرآن کریم:- یسرنا القرآن اور قرآن مجید ناظرہ - پہلا پارہ مع ترجمہ۔

حفظ:- نماز باترجمہ اور قرآن کریم کی آخری تین سورتیں مع ترجمہ۔

حدیث:- چالیس جواہر پارے۔

کتب سلسلہ:- ہمارا رسول، سیرت مسیح موعودؑ۔ احمدیت کا پیغام، احمدی اور غیر احمدی میں فرق۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

قائدین خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ مندرجہ ذیل معروضات کی روشنی میں اپنی جد و جہد کو تیز تر کر کے اللہ تعالیٰ سے اجر پائیں:-

۱۔ حفظ سترہ آیات کی ماہانہ رپورٹ باقاعدگی سے ارسال کریں۔ کئی مجالس نے ابھی تک ایک بھی رپورٹ ارسال نہیں کی۔

۲۔ جن مجالس کے نمائندے امسال مرکزی دینی تربیتی کلاس میں شریک ہوئے وہ اپنی مجالس میں مرکز کے نمونہ پر تربیتی کلاسز کا انتظام کریں بقیہ مجالس بھی مرکز سے مرکزی کلاس کے کورس کا کتابچہ منگوا کر اس کی مدد سے کلاسز کا انتظام کریں۔

۳۔ تمام مجالس نظارت اصلاح و ارشاد کے ماتحت "فضل عمر تعلیم القرآن کلاس" میں اپنے نمائندے بھجوائیں جو یکم اگست ۷۰ء کو ایک ماہ کیلئے منعقد ہوگی۔ خصوصاً جو مجالس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تربیتی کلاس میں شامل نہیں ہوئیں اس مبارک موقع سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔ جو نمائندے شریک ہوں وہ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بھی اپنی شرکت کی اطلاع دیں۔

۴۔ اپنے ہاں جماعت کے زیر انتظام مراکز نماز میں خدام کی نماز باجماعت کی حاضری کا انتظام کریں اور ماہانہ رپورٹ میں اس کا ذکر کریں۔

۵۔ خدام کو روزانہ تلاوت قرآن کرنے کا عادی بنائیں تا وہ اپنے سینوں کو نور قرآن سے منور کر کے اور اس کی پاک تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر آج کے مادی دور میں قرآن کی ابدی صداقت کا ثبوت پیش کریں۔

(مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں

جماعتِ احمدیہ کراچی کے انفرادی وعدہ جات کی فہرست

جماعتِ احمدیہ کراچی کے انفرادی وعدہ جات کی ایک قسط ۲۲ ؍ احسان کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک اور قسط ذیل میں شائع کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کی قربانی قبول فرمائے اور انہیں اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین ؂

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ ۔ ربوہ)

نمبر شمار	نام مجاہد		وعدہ	ادائیگی
۳۳	مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب	النور	۵۰۰	
۳۴	" محمد حمید احمد صاحب ۔	عزیز آباد	۵۰۰	
۳۵	" میاں بشیر احمد صاحب	ہاؤسنگ سوسائٹی	۵۰۰	
۳۶	" ملک سعید احمد صاحب	"	۵۰۰	
۳۷	" محمد انوار اللہ صاحب انصاری		۵۰۰	
۳۸	" آفتاب احمد بسمل صاحب		۵۰۰	
۳۹	" ظہور الدین کھوکھر صاحب		۵۰۰	
۴۰	" چوہدری بشیر احمد صاحب	رشید الور	۵۰۰	
۴۱	" محمد یعقوب صاحب	ہاؤسنگ سوسائٹی	۵۰۰	
۴۲	مکرمہ پروین یعقوب صاحبہ اہلیہ محمد یعقوب صاحب		۵۰۰	
۴۳	مکرم آغا عبد الرحمٰن صاحب		۵۰۰	
۴۴	" الطاف احمد صاحب		۵۰۰	
۴۵	" چوہدری عزیز اللہ صاحب	ہاؤسنگ سوسائٹی	۵۰۰	
۴۶	" خانزادہ ادیب احمد خان صاحب		۵۰۰	
۴۷	" عبد المومن صاحب		۵۰۰	
۴۸	" محمد عیسیٰ صاحب	مارٹن روڈ	۵۰۰	
۴۹	" مظفر احمد خان صاحب	ہاؤسنگ سوسائٹی	۵۰۰	
۵۰	" سیّد حفیظ احمد صاحب	دستگیر	۵۰۰	
۵۱	" مرزا محمد حسین صاحب		۵۰۰	
۵۲	" شیخ منصور احمد صاحب	ہاؤسنگ سوسائٹی	۵۰۰	
۵۳	" ملک صفدر علی صاحب		۵۰۰	
۵۴	" محمد شفیق احمد صاحب	رام سوامی	۵۰۰	
۵۵	" شیخ محمد ادریس صاحب		۵۰۰	
۵۶	" چوہدری ناصر احمد صاحب		۵۰۰	
۵۷	" شیخ مجید احمد صاحب	ناظم آباد	۵۰۰	
۵۸	" میر نور احمد خان صاحب تالپور		۵۰۰	
۵۹	" کمانڈر محمد سلیم احمد صاحب		۵۰۰	
۶۰	" عطاء اللہ بنگوی صاحب		۵۰۰	
۶۱	" اعجاز قدیر صاحب		۵۰۰	
۶۲	" چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی		۵۰۰	
۶۳	" چوہدری محمود احمد مختار صاحب		۵۰۰	
۶۴	" محمد اقبال سیفی صاحب		۵۰۰	
۶۵	" کریم احمد طاہر صاحب	ناظم آباد	۵۰۰	

ڈاکٹر سوکارنو کو پورے قومی اعزاز کے ساتھ

اُن کے آبائی قبرستان میں سپردِ خاک کر دیا گیا

جنازہ میں لاکھوں سوگواروں نے شرکت کی

جکارتہ ۲۳ ؍ جون۔ جمہوریہ انڈونیشیا کے بانی اور گیارہ کروڑ انڈونیشی عوام کے محبوب رہنما ڈاکٹر احمد عبد الرحیم سوکارنو کو کل پورے قومی اعزاز کے ساتھ مشرقی جاوا میں بلیتر ا کے مقام پر ان کے آبائی قبرستان میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ جنازہ میں لاکھوں لوگوں نے اشکبار آنکھوں سے شرکت کی۔ اس سے پہلے جکارتہ سے کل مرحوم رہنما کی میت جب مشرقی جاوا روانہ کی گئی تو لاکھوں افراد ہوائی اڈے تک میت کے ساتھ گئے۔ ان میں سے بعض لوگ دہاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔ بعض میت پر دُور سے پھولوں کی پتیاں نچھاور کر رہے تھے اور بعض کے ہونٹوں پر بنگ کارنو بنگ کارنو کی صدائیں تھیں۔ فوجی ہسپتال سے حلیم ایرپورٹ تک دس میل لمبے راستے پر سڑک کے دونوں طرف بچے بوڑھے عورتیں اور جوان بھیگی ہوئی آنکھوں سے اپنے عظیم راہنما کی میت کے دیدار کے لئے کھڑے تھے۔ جنازہ ایک کھلی موٹر میں رکھا ہوا تھا اور اس کے پیچھے موٹر کاروں کا ایک طویل قافلہ تھا۔ جنازے میں شریک ہجوم اللہ اکبر کے نعرے لگا رہا تھا۔ ہجوم پر قابو پانے کے لئے فوج اور پولیس کے دستے جنازے کے ساتھ تھے۔

انڈونیشیا میں سات روز تک ڈاکٹر سوکارنو کا سوگ منایا جائے گا۔ یہ فیصلہ پرسوں صدر سوہارتو کی زیرِ صدارت کابینہ کے ایک اجلاس میں کیا گیا۔ کل صبح انڈونیشی قوم کے نجات دہندہ کی میت مشرقی جاوا روانہ کرنے سے پہلے جکارتہ میں نمازِ جنازہ پڑھی گئی اور ایک ماتمی تقریب ہوئی جس میں دوسرے لوگوں کے علاوہ صدر سوہارتو بھی شریک تھے۔ پرسوں رات اور کل صبح لاکھوں افراد نے اپنے بے باک اور عظیم قائد کا آخری دیدار کیا۔ سوگواروں کے ہجوم پر قابو پانے کے لئے پرسوں رات فوج طلب کر لی گئی تھی۔ فوجی دستوں کو نظم و ضبط برقرار رکھنے کے لئے سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

جکارتہ سے فضائیہ کے ایک طیارے کے ذریعہ میت مشرقی جاوا پہنچائی گئی۔ طیارے میں مسلح افواج کے ڈپٹی سپریم کمانڈر بھی موجود تھے۔ مرحوم کی میت جب ان کے آبائی گاؤں بلیترا پہنچی تو وہاں کئی لاکھ افراد انہیں آخری خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لئے موجود تھے۔ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور ان کے ہونٹوں پر اللہ اکبر اور بنگ کارنو سلامت کے نعرے تھے۔ ان میں وہ لوگ بھی شامل تھے جن کے ساتھ عظیم بنگ کارنو نے اپنا بچپن گزارا تھا۔ میت کے ساتھ ایک خاص ہوائی جہاز میں سوکارنو کے خاندان کو بھی بلیترا پہنچایا گیا۔

ڈاکٹر سوکارنو کے سوگ میں

پاکستان کا قومی پرچم سرنگوں رہا

راولپنڈی ۲۳ ؍ جون۔ پاکستان میں کل سرکاری طور پر ڈاکٹر سوکارنو کا سوگ منایا گیا۔ کل ملک بھر میں قومی پرچم سرنگوں رہا۔ اسلام آباد میں انڈونیشی سفارتخانے پر بھی متعدد لوگ گئے اور وہاں اظہارِ تعزیت کیا۔ سفارتخانہ کے عملہ نے ڈاکٹر سوکارنو کی غائبانہ نمازِ جنازہ ادا کی۔ متعدد نجی اداروں میں بھی کل تعزیتی اجلاس ہوئے جن میں پاکستان کے عظیم دوست کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا۔

آزاد کشمیر کے صدر بریگیڈیر عبد الرحمان نے ڈاکٹر سوکارنو کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۶۵ء میں ڈاکٹر سوکارنو نے پاک بھارت جنگ کے دوران کشمیری عوام اور پاکستان کی جس طرح امداد کی وہ کبھی فراموش نہیں کی جائیگی۔ آزاد کشمیر کے وزیر تعلیم سید عبد اللہ شاہ آزاد نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا کہ ڈاکٹر سوکارنو کی وفات سے انڈونیشی عوام ایک عظیم راہنما سے محروم ہو گئے۔ تحریکِ استقلال کے راہنما ایئر مارشل (ریٹائرڈ) اصغر خان نے ڈاکٹر سوکارنو کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ مرحوم نے پاکستان کے آڑے وقت بڑے خلوص اور فراخدلی سے اس کی امداد کی ؂

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۷۵۴